پیغامِ عمل

از

(جناب پروفیسر ہیرالال چوپڑہ ایم۔ اے)

زمانے کے تو جو سمجھ لے اشارے
بڑھے جا طلب کر نہ کوئی سہارے

بنا اپنی قسمت اگر کچھ ہے ہمّت
جو قسمت کو کوسیں، ہیں قسمت کے مارے

غلط زعم ہے تو سنوارے کوئی کام
وہی کار ساز اپنا سب کچھ سنوارے

یہ جاہ و حشم اور یہ دولت یہ رتبے
یہ تیری چِتا سے اُڑے ہیں شرارے

جو ہیں تاک میں وقت کی لو لگائے
وہ گنتے ہیں موجوں کو دریا کنارے

ہیں بے کار بیٹھے توقع میں دن رات
کہ توڑیں گے وہ آسماں سے ستارے

کرو کام اپنا یقیں اُس پہ رکھو
وہی ہے کہ جو سب کی بگڑی سنوارے

زمانہ، زمانے کے اطوار بدلے
ہے ممکن کہ پھر جائیں دن بھی ہمارے

جو راتیں کٹی ہیں سو بیداریوں میں
محبت میں ہیں خواب میں دن گذارے

اولوالعزم ہے وہ جو موجوں سے کھیلے
تھپیڑوں کو کھا کر بھی ہمت نہ ہارے

یہ سب اہلِ دنیا غرض کے ہیں بندے
نہ یہ ہیں تمہارے نہ یہ ہیں ہمارے

تدبّر کے بل پر جو اونچے اُڑے تھے
مقدر سے ہارے وہ سارے کے سارے

محبت میں ہے ہار اور جیت یکساں
جو ہارے سو جیتے، جو جیتے سو ہارے

اگر پار جانا ہے منجدھار میں کود
یہ کب تک چلے گا کنارے کنارے